سوال

؟122 سکوت حجت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابن حجر العسقلانی کا فتح الباری میں کسی حدیث یا روایت پر سکوت کرنا (جرح نہ کرنا) اس بات کی دلیل ہے کہ وہ روایت صحیح یا حسن یعنی حجت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ظفر احمد تھانوی دیوبندی کے نزدیک حافظ ابن حجر کا فتح الباری میں کسی روایت پر سکوت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ روایت حافظ ابن حجر کے نزدیک صحیح یا حسن ہے۔ دیکھئے اعلاء السنن (ج۱ص۸۹)

یک روایت کے بارے میں شوکانی یمنی نے کہا: اسے حافظ نے الفتح میں ذکر کیا اور اس پر کلام نہیں کیا۔

یہ قول ذکر کرنے کے بعد ظفر احمد نے کہا: "وفیہ دلیل علی ان سکوت الحافظ فی الفتح عن حدیث حجۃ و دلیل علی صحۃ او حسنہ، واللہ اعلم"

اور اس میں دلیل ہے کہ حافظ کا الفتح (فتح الباری) میں کسی حدیث پر سکوت کرنا حجت ہے اور اس حدیث کے صحیح یا حسن ہونے کی دلیل ہے۔ (العلاء السنن ج۱ص۹۰، ترجمہ از ناقل)

آلِ دیوبند کا یہ اصول راقم الحروف نے اپنی کتاب "تعدادِ رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ" میں بطورِ الزام پیش کیا ہے۔ دیکھئے ص ۲۰

یہ ہے کہ فتح الباری (اور التلخیص الجبیر) میں حافظ ابن حجر کا سکوت حدیث کے حسن یا صحیح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

ظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے جن احادیث و روایات پر فتح الباری میں سکوت کیا ہے، ان میں ضعیف اور ضعیف جداً بلکہ موضوع روایات بھی ہیں۔ تحقیق کے لئے دیکھئے انیس الساری فی تخریج و تحقیق الاحادیث التی ذکرھا الحافظ ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری۔

الحال موضوع روایات کی چار مثالیں پیش خدمت ہیں، جن پر حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں سکوت کیا ہے۔

ل اول:

حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا:

"عند الطبرانی وابی الشیخ عن انس رفعہ: یعق عنہ من الابل والبقر والغنم" اور اس (مسئلے یا باب) میں طبرانی اور ابوالشیخ کی (سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ) سے مرفوع حدیث ہے کہ اس (نومولد) کی طرف سے اونٹوں، گائیوں اور بکریوں میں سے عقیقہ کرنا چاہئے۔ (فتح الباری ج۹ ص۵۹۳ تحت ح۵۴۷۲)

الیسع کی یہ روایت المعجم الصغیر للطبرانی (انیس الساری ج۱ ص۳۱ ح۲۴۰۴ وقال صاحب الکتاب: "موضوع" مجمع الزوائد ۵۸/۴ وقال الہیثمی: فیہ مسعدۃ بن الیسع وہو کذاب)

اس کے راوی مسعدہ بن الیسع کے بارے میں امام ابوحاتم الرازی نے فرمایا:

"ذہب منکر الحدیث لا یشتغل بہ، یکذب علی جعفر بن محمد عندی واللہ اعلم" وہ گیا گزرا ہے، منکر حدیثیں بیان کرنے والا، اس (کی روایتوں) کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہئے، وہ میرے نزدیک جعفر بن محمد (الصادق رحمہ اللہ) پر جھوٹ بولتا تھا۔ (کتاب الجرح والتعدیل ۳۷۱/۸)

ن (۲۳/۶)

ل دوم:

حافظ ابن حجر نے کہا:

"اخرج ابوداود من حدیث ابی العشراء عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن العتیرۃ فحسنہا" اور ابوداود نے ابوالعشراء عن ابیہ کی حدیث سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عتیرہ (زمانۂ جاہلیت میں معبودوں کے نام پر ذبح کئے جانے والے جانور) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اسے اچھا قرار دیا

روایت امام ابوداود کی مشہور کتاب السنن میں نہیں، بلکہ کسی دوسری کتاب میں عبدالرحمن بن قیس عن حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء الدارمی عن ابیہ کی سند سے مذکور ہے۔

ب (۶۶/۱۲۔۱۶۷، دوسرا نسخہ ۱۸۶/۱۲، ترجمۃ ابی العشراء) تہذیب الکمال للمزی (۳۷۱/۸) اور انیس الساری (۸۴۳/۲ ح۸۴۳ وقال: موضوع)

معاویہ عبدالرحمن بن قیس الضبی البصری کذاب (جھوٹا راوی) تھا۔ اس کے بارے میں امام ابوزرعہ الرازی نے کہا: "کان کذابا" اور وہ جھوٹا تھا۔ (کتاب الجرح والتعدیل ۲۷۸/۵)

ب: ۳۹۸۹)

ل سوم:

افظ ابن حجر نے کہا :

ناسمعتی وان یہودیا سمع یونبی کو صلی اللہ علیہ وسلم اقراسے رقیہ سے فجاء وسلمان نفر ہوں گئے یہود (فتح الباری کلمحہ تحت ۳۹۴۱، انیس الساری ۱۰/۹۸۴ وقال : موضوع)

موضوع ہے۔

رص ۵۰۔ ۵۲)

س ۲/ نسخہ ص ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰)

ود حافظ ابن حجر ''متھم بالکذب'' (تقریب التھذیب : ۶۲۸۴)

و : ص ۵۳۔ ۵۴)

ں ۷/ ۲۷۰ وسندہ صحیح)

خود حافظ ابن حجر ''لمفسر نے منھم بالکذب ورمی بالرفض'' قرار دیا۔

ب (۵۹۰۱)

حاکم نیشاپوری نے کلبی کے بارے میں کہا : ''احادیثہ عن ابی صالح موضوعۃ'' اس کی ابو صالح سے حدیثیں موضوع ہیں۔ (المدخل الی الصحیح ص ۱۷۱)

خلاصہ یہ کہ یہ سند موضوع ہے۔

چہارم :

افظ ابن حجر نے کہا :

حدیث بریدہ رفعہ اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی محمد وعلی آل محمد کما جعلتھا علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم واصلہ (ابو العباس السراج نے روایت کیا) بریدہ (رضی اللہ عنہ) کی مرفوع حدیث ''اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی محمد وعلی آل محمد کما جعلتھا علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم'' اور اس کی اصل احمد کے

لا عمی / ضعیف ہے۔

ں (۱/ ۸۳۸)

داود الاعمی کے بارے میں اس کے ہم عصر امام قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ نے فرمایا :

''کذاب'' وہ جھوٹا ہے۔ (الکامل لابن عدی ۷/ ۲۵۲۳، ۲۵۲۴ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ ۸/ ۳۲۸، نیز دیکھئے مسائل صالح بن احمد بن حنبل : ۳۱۷، اور موسوعۃ اقوال الامام احمد ۴/ ۲۶)

حاکم نیشاپوری نے کہا : ''روی عن بریدۃ ... انس بن مالک احادیث موضوعۃ'' (المدخل الی الصحیح ص ۲۱۰)

ب : ۱۸۱۷)

خلاصہ یہ کہ یہ سند بھی موضوع ہے۔

ان چار مثالوں سے ثابت ہوا کہ فتح الباری میں حافظ ابن حجر کا کسی حدیث یا روایت پر سکوت کرنا اس کے صحیح یا حسن یا حجت ہونے کی دلیل نہیں بلکہ علماء کو چاہیئے کہ اصل کتابوں کی طرف رجوع کر کے مذکورہ روایت کی تحقیق کریں اور پھر اگر صحیح و حسن ثابت ہو جائے تو بطورِ حجت پیش کریں۔

اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مجرد سکوت سے استدلال نہ کریں اور ہمہ تن تحقیق کے لئے مصروف رہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص305

محدث فتویٰ